بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۳ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرع کی رو سے سود کی تعریف یہ ہے کہ فائدہ مقرر کرکے دوسرے کو روپیہ قرض دینا

حکومت اپنی طرف سے جو روپیہ احساناً دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ریلوے میں جو لوگ ملازم ہوتے ہیں ان کی تنخواہ میں سے ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کر رکھا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ روپیہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ زائد بھی وہ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے فرمایا کہ:۔

"شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے۔ وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔"

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے اضعافاً مضاعفاً کی ممانعت ہے فرمایا کہ:۔

"یہ بات غلط ہے کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔ اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت میں سود ہوگا جبکہ لینے والا اس خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھ کو سود ملے ورنہ گورنمنٹ جو اپنی طرف سے احساناً دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۲)

اخبار احمدیہ

— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— ربوہ ۱۲ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سارا دن ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۱۲ ستمبر۔ کل شام گیسٹ ہاؤس تحریک جدید میں وکالت تبشیر کی طرف سے بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرکے واپس تشریف لانے والے اور اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغین اسلام و وکلائے تحریک جدید اور متعدد دیگر احباب کے علاوہ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے بھی شرکت فرمائی۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے جن مبلغین کرام کو خوش آمدید کہا گیا ان میں مبلغ سنگاپور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ جرمنی مکرم محمود احمد صاحب چیمہ اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر شامل ہیں۔ نیز بیرونی ممالک تشریف لے جانے والے جن مبلغین کرام کو الوداع کہا گیا۔ ان میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس، مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب اور مکرم ملک غلام نبی صاحب شامل ہیں۔ یہ تینوں مبلغین علی الترتیب مغربی جرمنی نائیجیریا اور گھانا تشریف لے جا رہے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر محترم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے دعا کرائی۔

— مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مخلص بھائی مکرم عزیز بیا صاحب بہت بیمار ہیں۔ مکرم عزیز بیا صاحب کے افراد خاندان نے بھی بذریعہ تار احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

— حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ ستمبر ۶۶ء

دعا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

دعا جہاں اللہ تعالیٰ کے وجود کا شاہد بیّن ثبوت ہے وہاں دعا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور قرب حاصل کرنے کا بھی واحد ذریعہ ہے۔ ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں بتایا ہے۔ کہ دعا کے آداب کیا ہیں اور قبولیت کے لئے کیا امر لازمی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔" (ملفوظات حصہ اول ص۲۹۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اب اگر یہ سوال ہو کہ پھر اس درجہ کے حصول کے لئے کیا کیا جائے اور قرآن کریم نے اس درجہ پر پہنچنے کا کیا ذریعہ بتایا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے دو باتیں بطور اصول کے رکھی ہیں۔ اول یہ کہ دعا کرو یہ سچی بات ہے خلق الانسان ضعیفا۔ انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقا کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے وہ کہاں سے لایا۔ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا۔ اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا۔ اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے۔ اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح پر اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا۔ اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کا محتاج پائے گا۔ تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گی اور چلائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔ غور سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو۔ پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں۔ اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس سے بچنے کی دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۴۱۱، ۴۱۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"فنا کی دو قسمیں ہیں ایک فنا حقیقی ہوتی ہے جیسے وجودی مانتے ہیں۔ کہ سب خدا ہی ہیں۔ تو یہ تو بالکل غلط اور باطل ہے اور یہ شرک ہے۔ لیکن دوسری قسم فنا کی فنا نظری ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا شدید اور گہرا تعلق ہو کہ اس کے بغیر ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں ہستی ہو۔ باقی سب ہیچ اور فانی ہو۔ یہ فنا اتم کا درجہ توحید کے اعلیٰ مرتبہ پر حاصل ہوتا ہے۔ اور توحید کامل ہی اس درجہ پر ہوتی ہے۔ جو انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسا کھویا جاتا ہے۔ کہ اس کا اپنا وجود بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں ڈالا جاوے۔ اور وہ اس قدر گرم کیا جاوے کہ آگ کے انگارے کی طرح ہو جاوے۔ اس وقت وہ لوہا آگ ہی کے ہم شکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب ایک راستباز بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور وفاداری کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور کمال درجہ کی نیستی ظہور پاتی ہے۔ اس وقت وہ ایک نمونہ خدا کا ہوتا ہے اور حقیقی طور پر وہ اس وقت کہلاتا ہے۔ انت منی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو اسے ملتا ہے۔ یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال درجہ تک پہنچا دے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ کہ اس بات کی پروا نہ کرے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا بلکہ

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اور تمہاری دعا قبول کروں گا۔ حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر اور استقلال سے دعا میں نہ لگا رہے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۹)

ان حوالوں سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دعا ہی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے حقیقی دعا ہی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاوے۔ جب انسان کو یہ مقام حاصل ہو جاوے۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے دوستانہ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح انسان اپنے جگری دوست سے بے تکلف ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان اللہ تعالیٰ سے بے تکلف باتیں کر سکتا ہے۔ مگر جیسا کہ اوپر کے حوالوں سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے اور اس کی تلاش میں مر رہنے کے برابر ہوتا ہے۔

ایسے مقام پر پہنچ کر انسان اللہ تعالیٰ کے احکام پر طبعاً عمل کرتا ہے اور اس کو کوئی دقت نہیں محسوس ہوتی۔ اس طرح وہ شریعت کا سب سے زیادہ پابند ہوتا ہے۔ جو لوگ ولایت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اس حالت میں انسان کو ظاہر احکام پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی وہ دراصل ولایت کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ ولی اللہ کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کا دوست اب غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست کون ہو سکتا ہے۔ وہ جو اس کے احکام پر طبعاً عمل کرتا ہے۔ یا وہ جو اس کے احکام کی تعمیل سے گریز کرتا ہے۔ کون ہے جو کسی سے دلی محبت کا ادعا بھی کرے۔ اور پھر اس کے احکام سے بھی گریز کرے۔ جب انسان اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذرا ذرا سے حکم کو ماننے لگتا ہے۔ اور حقیقی فنا فی اللہ کے معنے یہی ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام پر اس طرح عمل کرے کہ گویا اس کے دل کی بات بھی یہی ہے۔ غالب دہلوی کا ایک شعر ہے ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا ÷ میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

الغرض اپنی خواہش کو اللہ تعالیٰ کی خواہش کے تابع بنا دینا ہی درجہ ولایت کا کمال ہے ایسی حالت میں اپنی خواہش رکھتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب وہ اپنا تمام کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے کر دیتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی تمام ضروریات پوری کرے۔ یہاں اس نقطہ کو بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اس کے معنے یہ نہیں کہ انسان ترک اسباب کر دے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں یہ حکم نہیں دیا کہ جو اسباب حصول ضروریات کے لئے میں نے مقرر کئے ہیں۔ ان کو ترک کر دیا جائے۔ اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے کے تو معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے حصول کے لئے جو اسباب مقرر کئے ہیں۔ ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ البتہ ان اسباب کو پوری طرح مدنظر رکھ کر نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے یہی معنے ہیں رضا الٰہی کے۔

الغرض یہ فنا فی اللہ کا مقام دعا کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اسباب سے کام لینا بھی دعا ہی کا حصہ ہے ÷

روحانی نظام کا نقطۂ مرکزی

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے)

—(۱)—

ایک روحانی سلسلہ کی اساس محبت پر ہوتی ہے جسے خدا تعالےٰ نے ایک بہت بڑا انعام قرار دیا ہے۔ یہی محبت و اخوت روحانی سلسلہ کو منظم رکھتی ہے اور انہیں ایک تنظیم کی لڑی میں منسلک کرتے ہوئے ایک بیش قیمت ہار بنا دیتی ہے۔ اس ہار کا سب سے قیمتی موتی تو خدائے واحد و یگانہ کی ذات ہوتی ہے جو ایک مومن کا واحد مطلوب و مقصود ہے لیکن ثانوی لحاظ سے اس کا نقطۂ مرکزی خدا کا مامور ہوتا ہے کیونکہ اسی پاک وجود کی بدولت اور اسی کی وساطت سے افرادِ سلسلہ رضائے الٰہی حاصل کرتے ہیں اور باہمی رشتۂ الفت میں مربوط ہوتے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے سب کچھ اسی کی خاطر نثار کرنے کا عہد کر چکے ہوتے ہیں۔ "بیعت" کی تشریح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت کا لفظ ایک وسیع
معنی رکھتا ہے۔ اور اس کا مقام
ایک انتہائی تعلق کا مقام ہے
کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم
کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔"

(الحکم نمبر ۱۹/۲۰ ۱۹۰۴ء)

مطلب واضح ہے۔ حضور علیہ السلام نے بیعت کو ایک "انتہائی تعلق" کا مقام قرار دیا ہے "کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا"۔ بیعت کرنے والے انسان کے دل میں اپنے آقا کے لئے شدید ترین محبت ہوتی ہے کہ اس جیسی محبت اسے دنیا بھر میں کسی اور سے نہیں ہوتی نہ اسے بیوی بچوں سے اس قدر پیار ہوتا ہے نہ رفقاء اور احباب سے اور نہ دنیا کے کسی اور وجود سے کیونکہ اس سے "بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔ کی طاعون کے تعلق میں تشریح فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس طاعون کا غلام اور
غلاموں کی غلام ہونے کے یہی
معنی ہیں کہ جو شخص ہم سے
ایک ایسا تعلق اور جوڑ
پیدا کرتا ہے جو کہ صدق و
صفا کے تعلقات کے ساتھ
حد سے تجاوز ہوا ہو
اور کسی قسم کی جدائی اور
دوئی اس کے رگ و ریشہ
میں نہ پائی جاتی ہو اسے
وہ ہرگز نقصان نہیں پہنچا
سکتی۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸/۱۹ ۱۹۰۴ء)

ایک بیعت کرنے والے شخص کا تعلق اپنے امام سے اس قدر گہرا اور اس قدر شدید ہوتا ہے کہ وہ "صدق و صفا کے تعلقات کے ساتھ حد سے تجاوز ہوا" ہوتا ہے اور اس تعلق کے بعد امام سے اس قدر شدید محبت کا علاقہ ہوتا ہے کہ کسی قسم کی "جدائی اور دوئی" نہیں پائی جاتی۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ایک بیعت کرنے والا انسان اپنے امام کی محبت کے نشہ میں چور ہو اور اسی کے رنگ میں رنگین اس کی تمامتر محبت کا نقطۂ مرکزی اس کا امام ہو اس طرح کہ دنیا بھر کے کسی اور انسان کی طرف وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ اسی میں فنا ہو جائے۔ اور اپنے امام اور پیشوا سے یہ شدید تعلقِ خاطر یہ محبت اور صدق و صفا ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ خدا کے اس مامور و مرسل اور امام و پیشوا میں ایک خاص کشش اور جذب نہ ہو جس سے سعید روحیں اس کی طرف کھنچی چلی آئیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"امام اور پیشوا وہی ہو سکتا
ہے جو اللہ کے اذن اور
حکم سے مامور ہو کر آوے
اس میں اللہ تعالےٰ ایک
جذب کی قوت رکھ دیتا ہے
جس کی وجہ سے سعادت مند
روحیں خواہ کہیں ہوں اس کی
طرف کھنچی چلی آتی ہیں۔ جذب
کا پیدا ہونا اپنے اختیار
میں نہیں ہے۔ بناوٹ سے
یہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔"

(الحکم ۱۹؍ ۱۹۰۴)

یہی جذب و کشش ہے جس کی وجہ سے سعید روحیں اس کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں۔ وہ اپنی تمامتر محبت اسی وجود باجود پر مرتکز کر دیتی اور اس پر پروانہ وار نثار ہو جاتی ہیں۔ وہ ہر آن اسی سے راہنمائی حاصل کرتی اور اسی کے منہ کی طرف دیکھتی ہیں۔ وہ اسی کے اشارہ پر اٹھتی اور اسی کے اشارہ پر بیٹھتی ہیں۔ اس محبوب خدا میں یہ جذب و اثر اور یہ کشش خدا کی دین ہوتی ہے۔ اور جونہی خدا تعالےٰ کی اس عطا سے وہ سرفراز ہوتا ہے سعید روحیں اس کی طرف لپکتی اور اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اور اسی پر اپنی تمامتر توجہ مرتکز کر دیتی ہیں۔ پھر وہ اس کی خاطر ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے اور ہر چیز قربان کرنے پر ہر آن آمادہ نظر آتی ہیں۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہمیں حضورؐ سے اس محبت و اخلاص اور حضورؐ کی خاطر فدائیت کی بے شمار مثالیں نظر آتی ہیں۔ وہ ہر قسم کی سختیاں سہتے مگر حضورؐ کی صحبت سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہ ہوتے۔ خود اس زمانہ میں بھی خدا کے فضل سے یہ چیز ناپید نہیں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید نے سنگسار ہونا قبول کیا مگر اپنے آقا کی محبت سے دستبردار ہونا گوارا نہ کیا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے قادیان آئے بٹالہ سے واپسی کا یکہ لے کر آئے کیونکہ فوراً واپس جانے کا ارادہ تھا۔ مگر جب آقا نے یہ فرمایا کہ آپ کچھ عرصہ یہیں ٹھہریں تو بلا چون و چرا یکہ واپس کر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ مکان جو بھیرہ میں زیر تعمیر تھا اس کا کیا بنے گا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ وہاں جو کام چھوڑ کر آئے تھے ان کا حرج ہو گا۔ معذرت کا ایک لفظ تک زبان سے نہ نکلا فقط حضور علیہ السلام کے ارشاد پر سر تسلیم خم کر دیا بس۔ اور پھر کچھ دن کے بعد جب حضور علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ آپ یہیں رہائش اختیار کر لیں تو اپنے آقا کے ارشاد پر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اسی در پہ دھونی رما کے بیٹھ گئے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ صدق و صفا اور حضورؐ سے یہ شدید محبت کہ حضور کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی جذب و کشش کا نتیجہ تھی جو محض خدا تعالےٰ کی عطا کردہ تھی۔

—(۲)—

اسی جذب و کشش سے اللہ تعالےٰ اپنے مامورین کے خلفاء کو بھی نوازتا ہے کیونکہ وہ انہیں مامورین کے نائب ہونے کی حیثیت میں انہی کے کام کی تکمیل کی غرض سے قائم کرتا ہے ان کے عہد میں بھی سعید روحوں کو ان کی طرف متوجہ کر دیتا ہے جو ان کی طرف والہانہ انداز میں کھنچی چلی آتی اور ان کی بیعت کر کے اپنے "صدق و صفا" اور "انتہائی تعلق" کہ "جس سے بڑھ کر کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا" کا مظاہرہ کرتی ہوئی ان پاک وجودوں پر اپنی تمامتر محبت اور اپنی تمامتر توجہ مرتکز کر دیتی اور محبت و اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھاتی ہوئی ان کے اشارہ پر اپنا سب کچھ نثار کر دیتی ہیں۔ انبیاء کی اطاعت اور ان سے محبت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتے ہیں۔ اور خلفاء سے اس لئے کہ وہ ان کے نائب کے طور پر تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اطاعت جس طرح نبی کی ضروری
ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری
ہے ہاں ان دونوں اطاعتوں
میں ایک امتیاز اور فرق ہے
اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور
فرمانبرداری اس وجہ سے
کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی
اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے
مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے
نہیں کی جاتی کہ وہ وحیٔ الٰہی
اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے
بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ
تنفیذ وحیٔ الٰہی اور تمام نظام
کا مرکز ہے۔"

(الفضل ۱۷۔ فروری ۱۹۳۵ء)

حضور رضی اللہ عنہ نے اطاعت کا لفظ استعمال فرمایا ہے روحانی سلسلوں میں اطاعت کی بناء حکومت پر نہیں بلکہ محبت خلوص اور صدق و صفا پر ہوتی ہے۔

ہاں تو خاکسار یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ جب اپنے کسی محبوب بندے کو اپنے مامور کا خلیفہ بناتا ہے تو اس میں بھی مامور کی

نیابت میں ایک ایسا جذب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے زمانۂ خلافت میں سعید روحیں اس کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں اور اس کی بیعت کرکے اس سے صدق و صفا اور محبت کا اعلےٰ نمونہ دکھاتی ہیں۔ ان کی تمام تر محبت اور تمام تر توجہ انہی پر مرتکز ہو جاتی ہے کیونکہ

"بیعت کا لفظ ایک وسیع معنی رکھتا ہے اور اس کا مقام ایک انتہائی تعلق کا مقام ہے کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔"

(المسیح الموعود)

خلافت کی بیعت کرکے اس سے "انتہائی تعلق" اور شدید محبت کی تازہ ترین مثال کے طور پر ایک واقعہ عرض ہے۔ اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال اختتام پذیر ہوتا ہے مگر امسال اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کی آمد میں قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ کی کمی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۸ اپریل ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں مخلصینِ جماعت کو توجہ دلائی کہ چونکہ ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ صرف تین ہفتے باقی ہیں اسلئے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جونہی آقا کی آواز دوستوں کے کان میں پڑی انہوں نے اس آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہی اور اس طرح مجنونانہ طریق پر کام کیا کہ تین ہفتہ کے قلیل عرصہ میں قریباً پانچ لاکھ روپیہ جمع کرکے اپنے آقا کے حضور پیش کر دیا۔ احباب کے خلوص، صدق و صفا ایثار اور قربانی جس کا انہوں نے اس موقعہ پر مظاہرہ کیا کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس گھبراہٹ کے نتیجہ میں ایک طرف تو میں نے اپنے رب سے دعا کی اور دوسری طرف اپنے بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے میری دعاؤں کو بھی سنا اور اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر مقدس ہستیوں کی دعاؤں کو سنا جو وہ دن رات جماعت کی ترقی کے لئے کرتے رہے اور اس نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا کیونکہ ۵ مئی ۶۶ء کی رپورٹ کے مطابق ہماری آمد تین ہفتوں میں ۲۱,۵۷,۷۸۷ روپے سے بڑھ کر ۲۵,۹۲,۴۷۷ روپے تک پہنچ گئی ہے گویا ان تین ہفتوں میں مبلغ ۴,۳۴,۶۹۰ روپیہ موصول ہوا۔ اور ابھی یہ سال کی پوری آمد نہیں کیونکہ بہت سی رقمیں منی آرڈر کر دی گئی ہیں لیکن وصول ہو کر خزانہ میں داخل نہیں ہوئیں اور بہت سی رقوم ہیں (مثلاً کراچی کی) جو بنک میں جمع کرا دی گئی ہیں لیکن ہمیں اطلاع ابھی نہیں آئی اس لئے وہ رقم آمد میں جمع نہیں کی جا سکی۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ مزید ساٹھ ستر ہزار روپیہ جو پچھلے سال کی آمد میں محسوب ہے تین چار دن تک یہاں پہنچ جائے گا اس طرح گویا ان تین ہفتوں میں کم و بیش پانچ لاکھ روپے کی آمد ہوئی۔

جب یہ اعداد و شمار میرے سامنے آئے تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا اور میرے تمام احساسات اور جذبات کو اس نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے کسی کے پاس وہ الفاظ ہوں گے جن سے ہم کماحقہٗ اپنے رب کا شکریہ ادا کر سکیں۔

میں نے یہ بھی سوچا کہ مجھے آپ کے مقابلہ میں کوئی بزرگی یا برتری حاصل نہیں لیکن جس ربّ عظیم نے اس خاکسار نابکار کو خلافت کی کرسی پر بٹھایا ہے اسی قادر و توانا نے آپ کے دلوں میں میرے لئے محبت پیدا کی۔ میری زبان آپ کے دلوں پر اثر کرتی ہے اور آپ میری آواز کو سُنکر اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مجنونانہ طور پر اپنے دینی کاموں میں لگ جاتے ہیں جیسا کہ باہر سے آنے والی بہت سی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب آپ کا خطبہ یہاں پہنچا تو تمام عہدیدار مجنونانہ طور پر اپنے

.. ..

.. ..

.. ..

.. ..

.. .. کام میں لگ گئے اور کوشش کی کہ بجٹ پورا ہونے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اسی طرح بعض افراد نے جن کے ذمہ بڑی بڑی رقوم واجب الادا تھیں۔ تنگی برداشت کرکے وہ رقوم ادا کر دیں اس طرح انہوں نے جماعت سے تعاون کیا اور خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ خدا کے فضل سے یہ کس قدر شاندار نمونہ ہے آقا سے شدید محبت و عشق کے اظہار اور اس کی آواز پر لبیک کہنے کا! یہ عشق۔ فنائیت و محویت چاہتا ہے۔ اس طرح کہ آقا کے سامنے ہمارا وجود ختم ہو جاتا ہے اور ہماری کوئی چیز اپنی نہیں رہتی۔

(۳)

سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ نمایاں خصوصیت تھی کہ انہوں نے اپنے تئیں کبھی کچھ نہ سمجھا اور اپنے اوپر فنا وارد کر لی اور اپنے وجود کو محو کر دیا۔ ان کی قابلیت میں کوئی شک نہ تھا۔ ان میں حسن انتظام کی کمی نہ تھی۔ وہ اہل الرائے بھی تھے مگر ہر بات میں وہ اپنے محبوب کی طرف دیکھتے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک کو سمجھنے اور اسی کے رنگ میں رنگین ہونیکی کوشش کرتے کہ صدق و صفا محبت و وفا اور "انتہائی تعلق کے مقام" کا یہی تقاضا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام رائوں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت اور یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔"

(الحکم ۵ء ۱۹۰۱ء)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی نیک نمونہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کیلئے مشعل [illegible]

اُمراءِ صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جماعتِ احمدیہ کی آئندہ تبلیغی و تربیتی ضرورتوں کے پیش نظر مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔

اس سلسلہ میں امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں متعدد خطوط کے ذریعہ درخواست کی گئی کہ وہ ازراہِ مہربانی جامعہ احمدیہ میں ذہین۔ محنتی اور خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے طلباء بھجوانے کے لئے تیار کر کے مطلع فرمائیں۔ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی لیکن بہت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مندرجہ ذیل جماعتوں کے سوا کسی جماعت کی طرف سے طلباء تیار کر کے بھجوانے کے متعلق کوئی اطلاع تاحال نہیں ملی۔

جماعتِ احمدیہ سرگودہا — جماعتِ احمدیہ پشاور

جماعتِ احمدیہ جہلم — جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ

جامعہ احمدیہ کے کھلنے میں اب چند دن رہ گئے ہیں امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ براہِ مہربانی اس اہم فریضہ کی طرف اپنی فوری اور پوری توجہ مبذول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ طلباء جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔

(وکیل التعلیم تحریکِ جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

ضروری ہدایات

ہمارا چوبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو منعقد ہوگا مرکز میں اجتماع کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ بہت سی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور باقی بھی جلد مکمل ہو رہی ہیں۔ ذیل میں اجتماع سے متعلق ضروری امور دئے جا رہے ہیں مجالس کو چاہیئے کہ انہیں اپنے پیش نظر رکھیں۔

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے۔ ہمارا یہ اجتماع کوئی میلہ نہیں کہ آئے تماشا دیکھا اور چلے گئے بلکہ تین دن روحانی تربیت کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان تین دنوں میں آئندہ سال بھر کے کام کے لئے عملی نمونہ دیا جاتا ہے۔ پس یہ اجتماع احمدی نوجوانوں کی تربیت کے لئے نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ اس اجتماع میں ہر خادم کو کوشش کرکے بلکہ اپنے کام کا حرج کرکے بھی شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تین دن جن میں ملاء اعلیٰ اجتماعی دعائیں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان میں شامل ہونے والوں کے لئے خاص برکتیں لے کر آتے ہیں۔ اجتماعی دعاؤں کے قبول ہونے کی خوشخبریاں لاتے ہیں۔

عملی طور پر نماز باجماعت اپنے مقررہ اوقات پر ادا کرائی جاتی ہے تا سارا سال اسی طرح کرتے رہیں۔ نماز تہجد باجماعت ادا کرائی جاتی ہے تا اس کی عادت پڑے اور خدام اپنے خالق اور مالک سے اپنا تعلق پیدا کرنے اور اسے مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے گریہ وزاری سے اس کے آستانہ پر گریں اور اس کی مدد اور راہنمائی مانگیں۔ قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے جو ہماری غذا ہے۔ علمی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں تا روح اور جسم کی پاکیزگی کا سامان میسر رہے۔

اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر مدنظر رکھے جائیں۔ ان کے لئے تیاری کی جائے اور جو امور تاریخوں سے متعلق ہیں ان کے بارہ میں معینہ تاریخوں کے اندر اندر اطلاع بھجوا دیں۔

۱۔ اجتماع میں شمولیت

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ہمارا سالانہ اجتماع ہماری تربیت گاہ ہے ہم نے سارا سال جو کام کرنا ہے ان تین دنوں میں اس کا عملی سبق اجتماع میں لینا ہے۔ پس ہر خادم کو اجتماع میں شامل ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اگر ہر خادم نہ آ سکے تو ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے تا شامل ہونے والے دوست باقیوں کو اس کا

۲۔ مقامِ اجتماع

ہمارا اجتماع کھلے میدان میں ہوگا۔ جہاں خدام تینوں دن اپنی رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اپنے ہمراہ خیمے کا سامان لیتے آویں۔ ایک خیمہ ایک حزب یعنی آٹھ سے دس خدام تک کے لئے کافی ہوگا۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ جمعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء صبح دس بجے تک مقام اجتماع میں پہنچ کر خیمے نصب کر لیں۔ کسی مجلس کے لئے اس کے خیمے کی جگہ کی تعیین منتظم صاحب مقام اجتماع کریں گے۔

۳۔ خیمے کا سامان

ایک خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوگی۔ رسّی۔ دو دوتہیاں یا چادریں۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں یہ سامان خدام کو اپنے ساتھ لانا چاہیئے۔ مقام اجتماع میں آ کر یہ چیزیں نہیں ملیں گی۔ اسلئے تاکیداً عرض ہے کہ ان کا پورا انتظام کر کے آئیں۔

۴۔ مقامِ اجتماع میں داخلہ

ہمارا یہ اجتماع کوئی پبلک جلسہ نہیں بلکہ بالکل پرائیویٹ اجتماع ہے اسلئے اس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مقام اجتماع کے دروازے پر دفتر بیرون سے مل سکے گا۔ یہ ٹکٹ ہر خادم کے لئے حاصل کرنا ضروری ہے۔ کام میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ایک فارم چھپوا کر مجالس میں بھجوا دیا جائے گا جسے اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے . . . .

. . . . پُر کرنا ضروری ہے۔ یہ فارم مرکز میں آنے پر مرکز پہلے ہی سے ٹکٹ تیار کرے گا اور اس طرح بہت سا وقت بچ جائے گا۔ دفتر بیرون کی طرف سے مذکورہ بالا فارم عنقریب مجالس میں پہنچ جائیں گے۔ جنہیں خدام سے پُر کروا کر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء تک دفتر میں واپس بھجوا دینا ضروری ہے۔

۵۔ خادم کا سامان

یوں تو ہر خادم کے پاس ہنگامی ضرورت کے لئے اس کا تھیلہ معہ ضروری سامان کے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے تا سفر و حضر میں بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے لیکن اجتماع کے موقعہ پر تو ہر خادم کے لئے (جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہو) یہ تھیلہ معہ ضروری سامان مکمل ساتھ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ایک خادم کو مندرجہ ذیل سامان ہر وقت تیار رکھنا چاہیئے

تھیلہ۔ چنے بھنے ہوئے (بوقتِ ضرورت ناشتہ کے لئے) پلیٹ۔ گلاس یا مگ سوئی۔ دھاگہ۔ چاقو۔ پنسل۔ کاغذ۔ موٹی چھڑی ۴ فٹ ۲ انچ چوڑی دو گز لمبی یا ۴۰×۴۰ انچ کا تکون رومال۔ ٹارچ (اگر ممکن ہو) بالٹی ہر حزب کے لئے ایک۔

(باقی)

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

۱۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے میٹریل کی سپلائی کے لئے پی ڈبلیو آر کی ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء برائے ایٹم (الف تا ج) پیرا I اور II اور پیرا I کی ایٹم (د) کے لئے فلیٹ ریٹ پر اِ ... س پر پرسنٹیج ریٹ سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۲۶ ستمبر ۱۹۶۶ء ۱۲½ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے

کام کا نام	لاگت کا تخمینہ	زربیعانہ
۱۔ (الف) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲ وزیر آباد کے سیکشن میں وزیر آباد اور سیالکوٹ کے مقامات پر سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے بلڈنگ میٹریل از قسم ریت۔ چونا۔ سرخی۔ اینٹوں کے ٹکڑے۔ اینٹوں کی روڑی۔ بھوسہ پلستر کے لئے مٹی گوبر اور سرخی وغیرہ کی سپلائی۔	۹۸,۰۰۰/- روپے	۲۱۰/- روپے
(ب) اسسٹنٹ انجینئر ۵/لائلپور کے سیکشن میں شیخوپورہ اور ننکانہ کے مقامات پر سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے بلڈنگ میٹریل از قسم ریت چونا۔ سرخی۔ اینٹوں کے ٹکڑے۔ بھوسہ۔ پلستر کی مٹی۔ گوبر۔ اینٹوں کی روڑی اور کنکر وغیرہ کی سپلائی۔	۹۰,۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
(ج) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲/لائلپور کے سیکشن میں لائلپور اور سکھیکی کے مقامات پر سال ۶۷-۱۹۶۶ء کیلئے بلڈنگ میٹریل از قسم ریت چونا اینٹوں کی روڑی۔ سرخی۔ بھوسہ۔ پلستر کی مٹی۔ گوبر۔ اینٹوں کے ٹکڑے اور کنکر وغیرہ کی سپلائی۔	۳۰,۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے
(د) وزیر آباد، گوجرانوالہ یا مونکی کے مقام پر ٹرکوں میں لدی ہوئی خاکی ریت کی فلیٹ ریٹ پر سپلائی	۱۰,۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
II درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی		
(الف) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲/ وزیر آباد کے سیکشن میں وزیر آباد اور سیالکوٹ کے مقامات پر ریلوے سپیسیفیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی برائے سال ۶۷-۱۹۶۶	۲ لاکھ	۲۰۰/- روپے
(ب) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۵/لائلپور کے سیکشن میں قلعہ شیخوپورہ کے مقام پر ریلوے سپیسیفیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء	۱ لاکھ	۲۰۰/- روپے
(ج) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲/ لائلپور کے سیکشن میں لائلپور اور سکھیکی کے مقامات پر ریلوے سپیسیفیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء۔	۲½ لاکھ	۲۰۰/- روپے

۲۔ ٹنڈر کے کاغذات دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور (ورکس اکاؤنٹس برانچ) سے کسی سے بھی کارکردگی کے روز ۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر ۵/- روپے (ناقابل واپسی یا منتقلی) کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر کی شرائط شیڈول آف ریٹس دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر لاہور کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹنڈروں کی فروخت صرف پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداران کو کی جائیگی وہ ٹھیکیدار جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں بھی ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ لیکن ایسے ٹھیکیداروں کو ٹنڈر کی فروخت سے تین روز قبل ایسی دستاویزات اور اسناد پیش کرنا ہوں گی۔ جن میں ان کا سابقہ تجربہ۔ تکمیل شدہ کاموں کی نوعیت۔ مالی پوزیشن اور مندرجہ بالا کام کرنے کی اہلیت درج ہو۔

INF(L) 2480

مساجد احمدیہ کے متعلق جماعتوں کا عہد

قابل توجہ امراء ضلع و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

اسلام میں اصلاح و تربیت کے لحاظ سے مساجد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مساجد کے ذریعہ تنظیم اور اصلاح جماعت مضبوط ہوتی ہیں۔ گذشتہ مجلس مشاورت میں مساجد کے متعلق تجویز پیش ہوئی تھی۔ اس تجویز کے متعلق سب کمیٹی نے اپنی رائے یوں بیان کی تھی

"سب کمیٹی کے نزدیک مساجد کے لئے بجٹ میں کسی معین رقم کے رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں حسب وسائل مسجد بنانے کی کوشش کرے۔ اور مرکز سابق طریق استمداد کا جاری رکھے۔ چونکہ سب کمیٹی کے نزدیک وہ طریق تسلی بخش ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"بڑی کثرت سے دوست اس شکل میں تجویز کے حق میں ہیں۔ جو سب کمیٹی نے سامنے رکھی ہے۔ اس کے ساتھ وہ ترمیم ہے جو صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پیش کی ہے۔ کہ کسی کو جائزہ لینے اور نگرانی کے لئے مقرر کر دیا جائے۔"

چونکہ مساجد کا تعلق نظارت اصلاح و ارشاد سے ہے۔ اسلئے مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اسکے ذمہ دار ہیں کہ وہ دیکھیں۔ کہ جماعتوں نے جو ذمہ داری لی ہے وہ اسے نبھاتی ہیں۔ مگر دراصل ذمہ داری جماعتوں کی ہے۔ انہوں نے یہاں قریباً اتفاق رائے سے عہد کیا ہے کہ وہ اس سال ہر جگہ مسجد خواہ کچی ہو یا پکی ضرور بنائیں گے۔ چونکہ یہ سفارش اتفاق رائے سے ہے۔ اور میری اور میری اپنی رائے بھی یہی ہے۔ کہ ہر جگہ مسجد جلد بن جانی چاہیئے۔ لہٰذا میں اسکو منظور کرتا ہوں۔"

مساجد سے متعلق اس فیصلہ کی تعمیل کر کے جماعتیں نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

اکثر سیکرٹریان مال موصی احباب کی حصہ آمد کی رقوم بھیجتے وقت ان کے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ یا اگر لکھتے ہیں تو وہ غلط ہوتے ہیں۔ اس طرح موصی اصحاب کے حسابات میں اکثر غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک کی رقم دوسرے کے حساب میں محسوب ہو جاتی ہے۔ جس سے موصیوں کو شکایات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔

سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ موصی اصحاب کی رقوم بھیجتے وقت ان کے نام اور صحیح نمبر وصیت (سرٹیفکیٹ وصیت سے نوٹ کر کے) لکھا کریں۔ اگر وہ ایک دفعہ تھوڑی سی تکلیف کر کے اپنی جماعت کے موصی اصحاب کی ایک فہرست معہ ان کے نمبر وصیت تیار کر لیں تو پھر انہیں آئندہ کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اگر کسی کا نمبر وصیت کسی طرح معلوم نہ ہو سکے تو دفتر ہذا کو اس کے نام۔ ولدیت، زوجیت اور مقام جہاں سے وصیت کی ہوئی ہے۔ وغیرہ سے اطلاع دینے پر صحیح نمبر وصیت معلوم ہو سکتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کا یہ آخری مہینہ گزر رہا ہے۔ اس لئے لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں اور اپنا چندہ مرکز میں دس اکتوبر ۱۹۶۶ء سے پہلے بھجوا دیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والا چندہ اس سال میں جمع نہیں ہو سکے گا۔ نیز چندہ بھجواتے وقت وضاحت ضرور کیا کریں کہ آپ کس مد کا چندہ بھجوا رہی ہیں اور سالانہ چندہ بھجواتے وقت سالانہ چندہ کو مختلف مدات کے لحاظ سے واضح کیا جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر منعقد ہونیوالے

انعامی تقریری مقابلہ کیلئے عنوانات

انصار اللہ میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر تقریری مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ جس میں اوّل اور دوم آنے والے احباب کو انعام دیا جاتا ہے امسال بھی ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو منعقد ہونے اجتماع کے پروگرام میں تقریری مقابلہ کے لئے وقت رکھا گیا ہے۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں ہر مقرر مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کر سکے گا۔ وقت مقررین کی تعداد کے مطابق دیا جائے گا۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کیا انقلاب برپا کیا

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے دنیا کیسے متاثر ہوئی

۳۔ اسلام میں ہی دنیا کی نجات ہے۔

۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۵۔ تربیت اولاد کے لئے نیک نمونہ کی ضرورت۔

۶۔ باہمی محبت و اخوت کی تلقین

۷۔ ذکر الٰہی

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم عبد اللطیف اکمل کی شادی کی تقریب مورخہ ۲۵ اگست کو راولپنڈی میں عمل میں آئی اس تقریب میں مقامی جماعت کے بہت سے احباب شامل ہوئے مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے تقریب کے بابرکت ہو نے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیز عبد اللطیف اکمل کا نکاح مورخہ ۲۵ جولائی کو بمقام اسلام آباد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے عزیزہ صالحہ بیگم بنت جلال الدین صاحب آمیتی کے ساتھ بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو کامیاب بنائے۔ آمین۔

(چوہدری عبد العزیز ظفر الحق روڈ راولپنڈی)

نمایاں کامیابیاں

۱۔ میرے لڑکے عزیزم عطاء القادر طاہر نے امسال میٹرک کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے ضلع بھر میں امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔

خاکسار عبد القادر قریشی ڈیبنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ

۲۔ میرے بچے مرزا مسعود احمد نے امسال انٹر کامرس کا امتحان نمایاں پوزیشن سے پاس کیا ہے۔ وہ کلاس میں اوّل رہا ہے۔ (بیگم مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد حال راولپنڈی)

۳۔ محترمہ زکیہ بیگم بنت ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نے ایم۔ ایس سی (پریویس) کے امتحان میں تمام لڑکیوں میں اوّل اور پشاور یونیورسٹی میں چہارم پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ۔

(دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور)

۴۔ میرے لڑکے حافظ مظفر احمد بفضل تعالےٰ جماعت پنجم کے وظیفہ کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل آئے۔

(ماسٹر عبد المنان ساکن مجوکہ حال محلہ بیرانوالہ خوشاب)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹؍۹ کو لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ اس سے پہلے ان کے دو بچے پیدائش سے چند دن بعد یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی نیک زندگی عنایت فرمائے اور خادم احمدیت بنائے آمین

شہاب الدین کوٹ بانخ دین۔ ڈاکخانہ ظفر آباد

ضلع حیدرآباد

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تحریری طور پر پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۱۶:۔ میں شیخ فیض احمد حنیفی قوم شیخ ولد شیخ عبدالشکور صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات ڈاک خانہ گجرات ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۔اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۳۷۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد شیخ فیض احمد حنیفی ولد عبدالشکور صاحب مرحوم

گواہ شد:۔ سید رفیق احمد ابن سید باغ علی شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گجرات

گواہ شد:۔ سید شریف احمد قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۸۴۱۷:۔

میں معراج بیگم بیوہ شیخ دلاور علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن چنیوٹ ڈاک خانہ چنیوٹ حال پشاور چھاؤنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت وقت تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔

زمین تقریباً ایک کنال متصل چنیوٹ جو مزروعہ ہے اور اس کی سالانہ پیداوار کی آمدنی مجھے ملتی ہے۔ حق مہر میں اپنے مرحوم شوہر کو معاف کر چکی ہوں۔ زیورات بالیاں طلائی تقریباً ۵ ماشہ قیمت اندازاً ۔/۶۰ روپے مجھے اپنے بچوں سے اوسطاً ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا۔ معراج بیگم

گواہ شد:۔ اختر علی پسر موصیہ پوسٹ بکس ۱۹ پی اے ایف پشاور

گواہ شد:۔ محمد خلیق عالم پریذیڈنٹ حلقہ چھاؤنی پشاور۔

مسل نمبر ۱۸۴۱۸:۔ میں رضیہ ناصر زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن مردان ڈاک خانہ مردان ضلع مردان صوبہ سرحد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

(۱) چوڑیاں طلائی وزن ۵ تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی وزن ۱½ تولہ (۳) کانٹے طلائی ۲ جوڑے وزنی ۸ ماشے۔ مجموعی وزن ۶ تولہ ۲ ماشہ کل مالیت ۔/۸۰۰ روپیہ صرف۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے (مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور ملازمت جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۔/۲۲۵ روپے فکسڈ ملتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مقط یکم مارچ ۱۹۶۶ء

الامتہ:۔ رضیہ ناصر لیڈی ہیلتھ منسٹر ۵۰۹۔ شام گنج مردان۔

گواہ شد:۔ ناصر احمد چوہدری مکان نمبر ۵۰۹ شام گنج مردان۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد وینس نائب امیر جماعت احمدیہ مردان۔

—٭—

امانت تحریک جدید

کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(منیجر)

تلاش گمشدہ:۔ میرا لڑکا عبدالواحد عمر ۱۶ سال پہلے وولیاہ جٹاں ضلع میرپور میں بطور مہاجر کشمیر سکونت رکھتا تھا بعد ازاں ربوہ آگیا یہاں جماعت ششم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تعلیم پا رہا تھا۔ موسمی چھٹیوں میں ۱۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو بوقت شام ربوہ سے لاپتہ ہوگیا ہے۔ قمیض سیاہ لٹھے کی۔ اور دھوتی سرخ چارخانے دار پہنے ہوئے تھا۔ اگر کسی دوست کو ملے تو عاجز کو پتہ دیں یا ربوہ پہنچا دیں۔ اور وہ اگر خود اعلان پڑھے تو جلد پہنچ جاوے۔ سب متفکر ہیں۔

(عبدالسلام مالی۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

[redacted]

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کا طریق

اس کے لئے نو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صبر کے معنوں کے لحاظ سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ (۱) اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو اور نہ ان پر شکوہ کا اظہار کیا کرو۔ (۲) اے مومنو! جو باتیں خدا تعالیٰ کے قرب میں روک ہیں تم ان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو۔ (۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو بلکہ استقلال سے ان پر عمل کیا کرو۔

یہ تین باتیں روحانی مدارج کے حصول کے لئے ممد ہیں تم ان باتوں کو مدنظر رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں ان کے پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہوگی اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح صلاۃ کے معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ (۱) اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو (۲) اے مومنو! تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو (۳) اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہو جانے کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو۔ ۴۔ اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔ ۵۔ اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۶) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیج کر اس کی مدد حاصل کرو۔ گویا سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ سورہ فاتحہ میں یہ بتایا گیا تھا کہ تم اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہا کرو۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گر بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جا سکتی۔ فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے راستے میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں ان سے گھبرایا نہ کرو دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تم کو روکتا ہے رکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قرب الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو۔ اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو۔ چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ان کو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوق خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو ساتویں انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کے لئے ان ۹ باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۸۵، صفحہ ۲۸۶)

جناب ایم ایم احمد کی ماسکو سے مراجعت

کراچی ۱۲ ستمبر۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم ایم احمد کل رات ماسکو سے کراچی واپس پہنچ گئے۔

قائد اعظم کی اٹھارویں برسی ملک بھر میں پوری عقیدت و احترام سے منائی گئی

پوری قوم کی طرف سے قائد اعظم کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت

ربوہ ۱۲ ستمبر: کل مورخہ ۱۱ ستمبر کو ملک بھر میں قائد اعظم محمد علی جناح کی اٹھارویں برسی پوری عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اور قوم نے بابائے قوم کی خدمت میں پورے خلوص کے ساتھ نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہا۔ بڑی بڑی مسجدوں میں قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ کراچی میں ہزاروں افراد نے قائد اعظم کے مزار پر جا کر پھول چڑھائے اور دعا کی۔

کل صبح کراچی کے چیف کمشنر نے مزار پر حاضر ہو کر حکومت کی طرف سے پھولوں کی چادر چڑھائی۔ کراچی میونسپل کارپوریشن اور مختلف ثقافتی اور تعلیمی انجمنوں کی طرف سے بھی پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔ ہزاروں لوگوں نے مزار پر جا کر دعا کی اور صبح وہاں زائرین کا تانتا بندھا رہا۔ صبح مزار پر اور محترمہ فاطمہ جناح کے مکان پر قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ لاہور، راولپنڈی، پشاور، ڈھاکہ، چاٹگام اور تمام دوسرے بڑے بڑے شہروں کی مرکزی مساجد میں بھی قرآن خوانی اور فاتحہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں عوام کے علاوہ وزراء اور اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ شام کو ثقافتی انجمنوں تعلیمی اداروں اور گرلز گائیڈ کے اجتماعات ہوئے جن میں قائد اعظم کے کارناموں اور عظیم الشان احسانوں کا ذکر کر کے آپ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اخبارات نے خاص نمبر نکالے اور ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشنوں اور آزاد کشمیر ریڈیو نے اس موقع پر خاص پروگرام نشر کئے۔ اور علی الخصوص قائد اعظم کی ریکارڈ کی ہوئی تقریروں کے اقتباسات بھی خود قائد اعظم کی آواز میں سنائے گئے جنہیں عوام نے خاص ذوق و شوق اور محبت و عقیدت کے ساتھ سنا۔

ربوہ کے قریب دریائے چناب میں درمیانے درجہ کا سیلاب

تحصیل چنیوٹ کے ایک سو دیہات میں پانی پھیل گیا

ربوہ ۱۲ ستمبر ربوہ کے قریب دریائے چناب میں درمیانے درجہ کا سیلاب آیا ہوا ہے کل یہاں دن بھر دریا کی سطح بلند ہوتی رہی پانی کناروں سے نکل کر دور دور تک پھیل گیا۔ تحصیل چنیوٹ کے تقریباً ایک سو دیہات میں پانی پھیل گیا ہے۔ ربوہ کے ارد گرد کے تمام دیہات میں بھی پانی ہے۔ اور ربوہ کی بستی نے ایک جزیرہ کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ صرف محلہ دارالیمن کے اس سرے پر جو دریا کی جانب واقع ہے سیلاب کا کچھ پانی آیا ہے اور اب وہاں کے تین چار مکانوں کے گرد پانی ہے۔ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کل محلہ دارالیمن کے آخری سرے پر تشریف لے جا کر سیلاب کی صورت حال کا جائزہ لیا اس وقت پانی آہستہ آہستہ محلہ کی نشیبی حدود میں داخل ہو رہا تھا۔ آج صبح پانی کا زور کم ہو گیا ہے۔ اور امید ہے کہ پانی جلد اتر جائے گا۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۲۲ ستمبر کو اور بیرونی مجالس میں ۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ نصاب کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح مقرر ہے۔ زعمائے کرام اپنی اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴